آن لائن چیز دیکھ کر واپسی نہ ہونے کی شرط کے ساتھ خریدنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:har-5778 تاریخ:22-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے کپڑے کے ایک بڑے برانڈ کے اسٹور کی ویب سائٹ سے ایک سوٹ پسند کرکے اس کا آرڈر دیا اور اگلے دن بذریعہ کوریئر وہ سوٹ اس کے گھر پہنچ گیا۔ تصویر میں سوٹ دیکھ کر پسند کیا تھا لیکن جب سوٹ سامنے آیا تھا، تو وہ زید کو پسند نہیں آیا۔

اسٹور نے اپنی سائٹ پر واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ سوٹ ڈِلیوَر ہونے کے بعد صرف ڈفیکٹو (یعنی عیب دار) ہونے کی صورت میں واپس ہو گا۔ پسند نہ آنے کی صورت میں ڈلیور ہونے کے بعد واپس نہیں ہو گا۔ اس لیے پکچر تمام اینگلز سے اچھی طرح دیکھ لیں۔

اسے قبول کرنے کے بعد ہی خریداری کا آپشن مکمل ہوتا ہے۔ اس صورت میں زید کو سوٹ واپس کرنے کا شرعاً اختیار ہو گا یا نہیں؟

نیز اسٹور پر فون کر کے معلومات کی تھی۔ ہمارا مطلوبہ سوٹ اسٹور پر موجود تھا۔ تب ہی ڈلیوری کا آرڈر دیا تھا۔ مزید یہ کہ واپس بھیجنے پر کوریئر کے جو اخراجات آئیں گے وہ زید کے ذمہ ہوں گے یا اسٹور کے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورتِ مسئولہ میں زید کو خیار رؤیت کی وجہ سے سوٹ واپس کرنے کا اختیار ہے اگرچہ زید نے عدم واپسی کے آپشن کو قبول کر لیا ہو کہ تصویر دیکھنا اصل چیز کو دیکھنے کی مثل نہیں ہے، لہٰذا جب اصل سوٹ اس نے نہیں دیکھا اور جب اس کے سامنے آیا اور دیکھنے پر پسند نہیں آیا، تو شرعاً وہ اس سوٹ کو واپس کر سکتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے:"من اشتری شیئاً لم یرہ فھو بالخیار اذا راہ، ان شاء اخذہ و ان شاء ترکہ" جس نے ایسی چیز خریدی جو اس نے نہیں دیکھی، تو اسے اختیار حاصل ہے جب اسے دیکھے، اگر چاہے، تو اسے لے لے اور اگر چاہے، تو چھوڑ دے۔

(سنن بیھقی، ج5، ص268، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

درمختار میں ہے:"او رؤیۃ دھن فی زجاج لوجود الحائل"(خیار رؤیت حاصل ہو گا) تیل شیشے کی بوتل میں دیکھنے سے، حائل کے پائے جانے کی وجہ سے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"قولہ:(لوجود الحائل) فھو لم یر الدھن حقیقۃ۔و فی التحفۃ: لو نظر فی المرآۃ فرای المبیع، قالوا: لا یسقط خیارہ، لانہ ما رای عینہ بل مثالہ" ماتن کا قول(حائل کے پائے جانے کی وجہ سے۔) کہ اس نے حقیقتاً تیل کو نہیں دیکھا۔ تحفہ میں ہے: اگر آئینے میں نظر کی اور مبیع کو دیکھا، تو علماء فرماتے ہیں کہ اس کا خیار ساقط نہیں ہو گا کہ اس نے چیز کا عین نہیں دیکھا، بلکہ اس کی مثال دیکھی ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج7، ص155، مطبوعہ کوئٹہ)

ہندیہ میں ہے:"و لو رای ما اشتراہ من وراء زجاجۃ او فی مرآۃ او کان المبیع علی شفا حوض فنظرہ فی الماء فلیس ذلک برؤیۃ و ھو علی خیارہ کذا فی السراج الوھاج" جو چیز اس نے خریدی اگر وہ چیز شیشے کے پار سے دیکھی یا آئینے میں دیکھی یا مبیع حوض کے

کنارے پر تھی اور اس نے اسے پانی میں سے دیکھا، تو یہ رؤیت (دیکھنا) نہیں ہے۔ خریدار اپنے خیار پر باقی ہے۔ ایسے ہی سراج وہاج میں ہے۔ (هندیه، ج3، ص62، مطبوعه کوئٹه)

نیز مشتری کے سوٹ کو بلا حائل دیکھے بغیر بائع کی طرف سے ناقابل واپسی ہونے کی شرط باطل ہے، اگرچہ مشتری نے یہ شرط قبول کر لی ہو کہ خیار رؤیت دیکھنے سے پہلے حاصل نہیں ہوتا اور خیار رؤیت کے ثابت ہونے سے پہلے اسے ساقط کرنے کی شرط خود باطل ہے، لہذا بائع کا مشتری کی رؤیت سے قبل ناقابل واپسی ہونے کی شرط رکھنا اور مشتری کا قبول کرنا باطل و کالعدم ہے۔ جب مشتری سوٹ دیکھے گا، تو بہر حال اسے خیار رؤیت حاصل ہو گا۔ اب دیکھنے کے بعد چاہے، تو بیع نافذ کر دے یا اسے رد کر دے۔

چنانچہ ہدایہ میں ہے: (إذا قال رضیت ثم رآه له أن یرده) لأن الخیار معلق بالرؤیة لما روینا فلا یثبت قبلها" جب مشتری نے کہا، میں راضی ہوا، پھر مبیع کو دیکھا، تو اس کے لیے مبیع کو واپس کرنا جائز ہے، اس لیے کہ خیار، رؤیت کے ساتھ معلق ہے، اس بنا پر جو ہم نے روایت کیا، لہذا دیکھنے سے پہلے خیار ثابت نہیں ہو گا۔

اس کے تحت فتح القدیر میں ہے: " (و کذا اذا قال رضیت) الی اخرہ و کذا له الخیار اذا رآه یعنی اذا قال رضیت کائناً ما کان قبل الرؤیة ثم راه له ان یرد لان ثبوت الخیار معلق فی النص بالرؤیة حیث قال فھو بالخیار اذا رآہ و المعلق بالشرط عدم قبل وجودہ و الاسقاط لا یتحقق قبل الثبوت " (اور اسی طرح جب کہا کہ میں راضی ہوں) آخر تک۔ اور اسی طرح اس کے لیے خیار ہے، جب دیکھے یعنی جب اس نے دیکھنے سے پہلے کہا کہ جو بھی ہو میں راضی ہوں، پھر دیکھا، تو اسے واپس کرنا، جائز ہے کیونکہ نص میں خیار کا ثبوت دیکھنے پر معلق ہے کہ فرمایا: تو اسے خیار ہے، جب وہ چیز دیکھے۔ اور جو شرط پر معلق ہو، وہ اس

کے پائے جانے سے پہلے عدم ہے اور اسقاط، ثبوت سے پہلے متحقق نہیں ہوتا۔

(فتح القدیر، ج05، ص532، مطبوعہ کوئٹہ)

امام ابن ہمام رَحِمَہُ اللہُ تعالی کے قول پر علامہ ابن عابدین الشامی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ”ای: اذا کان الخیار معلقاً بالرؤیۃ کان عدماً قبلھا فلا یصح اسقاطہ بالرضا“یعنی جب خیار دیکھنے پر معلق ہے، تو اس سے پہلے عدم ہے، تو رضا سے اس کو ساقط کرنا درست نہیں۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج7، ص148، مطبوعہ کوئٹہ)

ہدایہ کی عبارت کے تحت عنایہ میں ہے: ”تفريع على مسألة القدوري: يعني كما أن له الخيار إذا لم يقل رضيت فكذا إذا قال ذلك ولم يره ثم رآه، لأن الخيار معلق بالرؤية بالحديث الذي رويناه والمعلق بالشيء لا يثبت قبله لئلا يلزم وجود المشروط بدون الشرط، ولأنه لو لزم العقد بالرضا قبل الرؤية لزم امتناع الخيار عندها، وهو ثابت بالنص عندها فما أدى إلى إبطاله فهو باطل“قدوری کے مسئلہ پر تفریع ہے، یعنی مشتری جب "میں راضی ہوا" نہ کہے تب بھی اسے خیار رؤیت حاصل ہوتا ہے، اسی طرح جب یہ کہہ دے، پھر مبیع کو دیکھے، تو بھی اختیار حاصل ہو گا، اس لیے کہ حدیث پاک میں خیار، رؤیت کے ساتھ معلق ہے، اور جو کسی چیز کے ساتھ معلق ہو، وہ اس شے کے وجود سے پہلے ثابت نہیں ہوتا، ورنہ مشروط کا شرط کے بغیر وجود لازم آئے گا، اور اس لیے کہ اگر رؤیت سے قبل عقد رضامندی کے ساتھ لازم ہو جائے، تو خیار کا امتناع لازم ہو گا، حالانکہ خیار نص سے ثابت ہے، تو جو چیز خیار کے ابطال کی طرف لے جائے، وہ خود باطل ہو گی۔

(عنایہ علی ھامش فتح القدیر، ج05، ص532، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”اگر مشتری نے دیکھنے سے پہلے اپنی رضامندی کا اظہار کیا یا کہدیا کہ میں نے اپنا خیار باطل کر دیا جب بھی دیکھنے کے بعد فسخ کرنے کا حق حاصل ہے کہ یہ خیار ہی دیکھنے

کے وقت ملتا ہے، دیکھنے سے پہلے خیار تھا ہی نہیں، لہذا اس کو باطل کرنے کے کوئی معنی نہیں۔"

(بہار شریعت، ج2، حصہ11، ص662، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

البتہ سوٹ واپس بھجوانے کے اخراجات زید کے ذمہ پر ہیں، چاہے وہ واپس کوریئر کے ذریعے بھجوائے یا کسی اور ذریعے سے۔ ہندیہ میں ہے:"ومؤنة رد المبیع بعیب او بخیار شرط او رؤیة علی المشتری" خیارِ عیب، خیارِ شرط اور خیار رؤیت کی وجہ سے مبیع لوٹانے کے اخراجات خریدار کے ذمہ پر ہیں۔ (ھندیہ، ج3، ص61، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو سعید محمد نوید رضا عطاری

04صفر المظفر 1445ھ/22اگست 2023ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: اسی مسئلے پر پہلے ایک فتویٰ (**ریفرنس نمبر: Fsd 8397**) جاری کیا گیا تھا، اس میں کہا گیا تھا کہ "اس (یعنی دیکھنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا، اس) شرط کے ساتھ آن لائن کپڑے بیچنا، **بیع فاسد و عقد فاسد** ہے۔ درست یہ ہے کہ **عقد صحیح ہے** اور شرط باطل ہے، لہٰذا اسی حکم کو فائنل سمجھا جائے۔

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے